ہم میلاد کیوں مناتے ہیں

تحقیق وتالیف

علامہ مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری رضوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور کراچی پاکستان

نام کتاب	ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟
مصنف	مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری رضوی
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تاریخ اشاعت	دسمبر 2014ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	AD10

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:۔37221953 فیکس:۔042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:37247350۔فیکس 042-37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔021-32212011-32630411۔فیکس:۔021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

فہرست

انتساب	5
تقدیم	7
تقریظ	8
قرآن مجید اور محفل میلاد	9
حدیث شریف اور میلاد النبی ﷺ	9
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محفل میلاد	12
تابعین وائمہ اسلام اور میلاد النبی ﷺ	12
سلطان ابوسعید کوکبری اور محفل میلاد	14
آنحضرت ﷺ کی ولادت طیبہ کا	15
جشن مبارک	18
محفل میلاد کے دشمن	19
علماء دیوبند اور محفل میلاد	23
غیر مقلد اور محفل میلاد	25
مشابہت کا چکر	27
دعوت فکر	27
ساری دنیا میں جشن عید میلاد النبی	29
جشن عید میلاد پر ناراض ہونے والے	
۱۲ ربیع الاول یوم میلاد	30
وفاۃ النبی ﷺ کے دلائل	32
حیات النبی ﷺ کے دلائل	33
تاریخ وصال	36
نعمت فضل اور رحمت پر خوشی کرنا	37
دن مقرر کرنا	42
کتاب کے نام کے حوالے سے	44
بیان میلاد النبی ﷺ کیلئے احادیث طیبہ	49
پانچ نعمتیں جو صرف آپ کو ملی ہیں	49
چھ نعمتیں جو آپ کے بغیر کسی کو نہ ملیں	52
حدیث جابر	53
نذرانہ عقیدت	55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

یہ رسالہ تقریباً 15 آیات اور 15 احادیث وصحابہ کرام وتابعین وائمہ اربعہ وسلف صالحین سے میلاد منانے کا ثبوت پیش کرتا ہے اور اس کی مزید تائید کے لئے دیوبندیوں کی 16 اور غیر مقلدوں کی 11 دلیلیں پیش کرتا ہے۔ 12 ربیع الاول کو ساری دنیا میں جشن کے لئے غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی 29 دیگر دلیلیں پیش کرتا ہے اور 12 ربیع الاول یوم ولادت کے لئے ائمہ اسلام اور غیر مقلدوں و دیوبندیوں کی 18 دلیلیں پیش کرتا ہے۔ یوم وصال کی 8 لا زوال اور حیاۃ النبی ﷺ کے لئے وہابیوں کی 24 دلیلیں پیش کرتا ہے۔ 8 تنبیہات اور کئی ایک سوالات بھی موجود ہیں ایک بار اسے ضرور پڑھیں حقیقت بالکل واضح اور روشن ہو جائے گی۔ اس موضوع پر کسی دوسری کتاب کو پڑھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

علامہ مفتی سراج احمد سعیدی قادری رضوی

تقدیم

تمام نعمتوں کی جان، حضور والا شان ﷺ

ارشاد ربانی ہے

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝

''پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی''۔ (کنزالایمان)

یعنی قیامت کے دن دینی و دنیاوی نعمتوں کے ساتھ تعلق اور ان کے استعمال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی قرآن مجید نے بتایا کہ تمام نعمتوں کی جان و روح حضور سرکار ﷺ کی ذات منورہ صفات ہے لہٰذا جو لوگ آپ کے ذکر میلاد سے چڑتے ہیں اور سلام و درود سے روکتے ہیں اور بیہودہ فتویٰ بازی کا بازار گرم رکھتے ہیں وہ اپنے اس جرم کا کیا جواب دیں گے؟

بخاری شریف ج ۲ ص ۵۶۶ پر ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور نعمت کا چرچا کرنا قرآن سے ثابت ہے۔

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

محمد سراج احمد سعیدی قادری غفرلہ

تقریظ

زبدۃ المحققین صدر المدرسین، مفتی اعظم پاکستان مناظر اسلام
حضرت علامہ مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی رضوی
شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

عزیز محترم مولانا مفتی سراج احمد صاحب سعیدی سلمہم اللہ تعالیٰ، اہل سنت کے مشہور اہل قلم سے ہیں۔ مقررین حضرات کو اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ تصنیف کے شغل میں مصروف ہوسکیں، مگر عزیز محترم اس حیثیت سے ان منفرد مقام رکھنے والے ذی علم سے ہیں کہ فن خطابت میں بھی ان کا طوطی بولتا ہے اور میدان تصنیف میں بھی اپنی جولانیاں دکھار ہے ہیں۔ القول السدیدان کی ایسی ضخیم تصنیف ہے جو درجہ مقبولیت حاصل کر چکی ہے اور بھی کئی رسائل ان کے رشحات قلم سے پبلک کے سامنے آچکے ہیں۔ ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں'' میں انہوں دشمن عید میلاد کو مدلل اور منہ توڑ جواب دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اختلافات کے ختم ہونے کا سبب بنائے اور اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل عامۃ المسلمین کے لئے نافع اور آخرت میں مصنف کی مغفرت کا سبب بنائے۔ آمین

دعا گو
فقیر
محمد اقبال سعیدی رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید اور محفل میلاد

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے محفل میلاد منعقد فرمائی تھی ثبوت کیلئے یہ آیت ملاحظہ ہو۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ (آل عمران:۸۱)

''(اور اے محبوب یاد کیجئے) جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا پھر تمہارے پاس (عظمت والا) رسول ﷺ تشریف لائے گا۔ علماء اسلام فرماتے ہیں یہ جلسہ میلاد عالم بالا میں منعقد ہوا، جس میں تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام جلوہ فرما تھے''۔

قرآن مجید میں متعدد انبیاء کرام علیہ السلام کا ذکر میلاد موجود ہے مگر ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ کے ذکر میلاد کے لئے بے شمار آیات نازل ہوئی ہیں چند آیات بطور گواہی ملاحظہ ہوں۔

(۱) قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ (۲) لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ (۳) لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا، (۴) ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ۔ ان آیات اور ان جیسی دوسری آیات میں سرکار ﷺ کی آمد بعثت اور تشریف آوری یعنی آپ کے میلاد کا ذکر ہے لہٰذا آپ کے میلاد کا ذکر کرنا اور سننا قرآن مجید سے ثابت ہے اس ذکر کو بدعت، ضلالت کہنا درحقیقت قرآن مجید سے مخالفت کر کے اہل حق سے جھگڑا کرنا ہے جو اہل علم کو زیب نہیں دیتا۔

حدیث شریف اور میلاد النبی ﷺ

مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین میں بخاری شریف، مسلم شریف اور ترمذی شریف کی بہت سی حدیثیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں ہے کہ آپ

ﷺ نے اپنے حسب ونسب کے فضائل اور اپنی شان کریمی ومقام ومرتبہ اور اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے:

دلیل 1: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے آدمیوں کے بہتر زمانے میں پیدا فرمایا گیا۔ زمانے کے بعد زمانہ گزرتا گیا یہاں تک کہ میری جلوہ گری اس زمانے میں ہوئی۔ (بخاری، مشکوٰۃ فضائل سید المرسلین)

دلیل 2: واثلہ بن اسقع نے آپ سے سنا فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہم السلام سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔ (مسلم شریف)

دلیل 3: ترمذی کی روایت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے اسماعیل علیہ السلام کو چنا اور اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو چنا۔

دلیل 4: بخاری ومسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرنے لگیں۔ سوائے اس اینٹ کی جگہ کے۔ میں وہ ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ پر کردی ہے مجھ پر (نبوت) کی عمارت مکمل ہوگئی اور رسول پورے ہوگئے۔

دلیل 5: دوسری روایت میں ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں اور میں سب نبیوں میں آخری ہوں۔

دلیل 6: ترمذی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے مجھے بہترین مخلوق میں رکھا پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان سے بہتر قبیلے میں رکھا پھر ان کے گھر بنائے تو مجھے بہتر گھر میں رکھا پس میں ان میں ذاتاً اور بیتاً بہتر ہوں۔

دلیل 7: ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ لوگ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو نبوت کب ملی ہے؟ فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

دلیل 8: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس وقت خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے اور میں تمہیں اپنے حالات کی ابتداء بتاتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا اور ان کے لئے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل چمک اٹھے۔

دلیل 9: حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے توراۃ کے حوالے سے فرمایا: محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے عبد مختار ہیں، نہ تند خو، نہ فحش گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، درگزر کرنے والے، معاف فرمانے والے، ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ان کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ، ان کا ملک شام ہے۔

دلیل 10: شب معراج اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب ﷺ میں نے آپ کو پیدائش کے لحاظ سے نبیوں سے پہلے کیا اور بعثت کے اعتبار سے ان کے آخر کیا۔

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۱۷۵۔ شفا شریف ج ۱ ص ۱۴۷۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۰)

دلیل 11: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: پیدائش کے لحاظ سے میں سب نبیوں سے پہلے ہوں اور (دنیا میں) بعثت کی وجہ سے ان کے آخر ہوں پس اللہ نے ان سے پہلے مجھے بنایا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۵)

دلیل 12: آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر تو جانتا ہے میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ میرے نور نے اللہ تعالیٰ کو سات سو سال تک سجدہ کیا۔ میں وہ ہوں کہ عرش وکرسی ولوح وقلم کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے بنایا اور عقل کو اور مؤمنوں کے دلوں کے نور معرفت کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے بنایا ہے۔

(مقام رسول بحوالہ جواہر البحار ج ۲ ص ۳۴۵)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور پرنور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر میلاد کیا ہے اور محفل میلاد سجائی ہے۔

دلیل 13: حضرت عبدالمطلب نے حضور ﷺ کی آمد پر لوگوں کو کھانا کھلا کر آپ کا میلاد منایا تھا۔

دلیل 14: آپ ﷺ نے بھی اپنے دادے پاک کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے لوگوں کو کھانا کھلا کر اپنا میلاد منایا تھا۔ (الحاوی للفتاوی)۔

دلیل 15: آپ نے ہر پیر کے دن اپنا میلاد منایا اور اس کی خوشی میں روزہ رکھا۔ (مسلم شریف مشکوٰۃ شریف)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محفل میلاد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ وحضرت عثمان رضی اللہ عنہ وحضرت علی رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات وسیدہ فاطمہ علیہن السلام وحسنین کریمین علیہم السلام و جملہ صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم جن کی تعداد تیس ہزار سے زائد تھی اور آل اطہار نے حضور ﷺ کی صدارت میں جلسہ عید میلاد النبی منعقد کیا۔ آپ ﷺ کے گرامی قدر چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس محفل سے خطاب کیا اور میلاد پاک بیان کیا آپ ﷺ کی نورانیت وتشریف آوری اور اس کے برکات پر خوب ایمان افروز روشنی ڈالی۔ اس جلسے کا ذکر وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں، تھانوی نے نشر الطیب میں اور غیر مقلد نے شمامہ عنبریہ میں کیا ہے۔

تابعین وائمہ اسلام اور میلاد النبی ﷺ

مواہب الدنیہ اور ماثبت بالسنہ میں ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے میلاد شریف منعقد کرتے چلے آرہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت امام اعظم تابعی، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم اور تمام تابعین اور ان کے تبعین میلاد شریف مناتے تھے اور حضور ﷺ کا ذکر میلاد سنا کر ایمان کو جلا بخشتے تھے۔ محدثین کرام مثلاً امام

بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے حضور ﷺ کے میلاد پاک کی احادیث کو مجمع کثیر میں اپنے اساتذہ سے سنا اور پھر ان احادیث کو اپنے شاگردوں اور سامعین کے بڑے بڑے جلسوں میں بیان کیا ہے اور اپنی کتابوں میں میلاد النبی ﷺ کے باب باندھے اور عنوان قائم کر کے میلاد منانے کی رغبت دلائی ہے۔ اس طرح سلف الصالحین اور اولیاء اللہ اور مفسرین اسلام میلاد پاک کی روایات کو سننے لکھنے اور پڑھنے اور امت رسول ﷺ تک پہنچانے کا طریقہ اور فریضہ انجام دے کر آپ کا میلاد منایا ہے۔ اس کے باوجود یہ کہنا کہ انہوں نے میلاد نہیں منایا ان عاشقان رسول ﷺ پر بہت بڑا افترا و بہتان ہے اور اس جھوٹ پر جتنی لعنت برسائی جائے کم ہے۔

مندرجہ بالا تمام عاشقان رسول کریم ﷺ اور جمہور مسلمان وسلف صالحین رحمہم اللہ ربیع الاول کے سالم مہینے کو عید کا مہینہ قرار دیتے تھے اور خوشی ومسرت کے اظہار میں ذرا بھر بخل نہ کرتے تھے بلکہ جلنے والوں کا منہ کالا کرتے تھے چنانچہ مسلمانوں کے دو بڑے امام لکھتے ہیں:

فرحم اللّٰہ امراء اتخذ لیالی مولدہ المبارک اعیادا
لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض و عناد۔

"اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں پر رحمت برسائی ہے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے میلاد شریف کے مہینے کی ساری راتوں کو عید بنالیا تاکہ یہ عید منافقوں اور دشمنوں مریضان قلب پر سخت ترین مصیبت بن جائے"۔

سچ ہے کہ آج تک یہ محفل ان پر وبال جان بنی ہوئی ہے۔ حضرت مولانا مفتی احمد یار خان رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

سلطان ابوسعید کوکبریٰ اور محفل میلاد

آئمہ اسلام فرماتے ہیں کہ مسلمان ہمیشہ سے یعنی زمانہ رسالتمآب ﷺ سے لے کر آج تک میلاد پاک مناتے چلے آرہے ہیں۔ (مواہب الدنیہ وماثبت بالسنہ)

ان میلاد منانے والوں میں ایک شہنشاہ کا واقعہ وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی کی زبانی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ ملک مظفر ابوسعید کوکبریٰ نے جس انداز سے محفل میلاد کا انعقاد کیا وہ اپنی مثال آپ تھا چنانچہ ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ

احد الاجواد - والسادات الكبراء - والملوك الامجاد - له آثار حسنة - وكان يعمل المولد الشريف فى ربيع الاول و يحتفل به احتفالا هائلا و كان مع ذلك شهما شجاعا - فاتكا بطلاً عاقلا عالماً عادلا رحمه الله و اكرم مثواه۔

''بہت بڑا سخی، بہت بڑا سردار، بزرگ بادشاہ، اس کے سب کام اچھے تھے۔ وہ ربیع الاول میں میلاد شریف کی حیران کن محفل کا انتظام کرتا تھا وہ بہترین حاکم تھا بہادر تھا دلیر تھا نڈر تھا دانا تھا عالم، عادل تھا اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت کے پھول برسائے اور اس نے اس کو بڑی عزت والی قبر عطا فرمائی ہے''۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۳۶)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ الشیخ ابوالخطاب ابن دحیہ رحمہ اللہ نے اس کے لئے میلاد النبی ﷺ کے فضائل میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا التنویر فی مولد البشیر النذیر۔ بادشاہ نے اس کو ایک ہزار دینار انعام عطا کیا تھا (ایضاً)۔ دنیائے اسلام کے بادشاہوں نے بھی خواص مسلمانوں کی طرح اپنے عقیدت ومحبت کے گجرے و پھول بارگاہ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پیش کرنے کے لئے عید میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کو شاہانہ ٹھاٹ وباٹ عطا کر کے اس کی عظمت واہمیت میں اضافہ کیا اور روح پرور محفلوں سے

قلوب واذہان کو جلا بخشی۔ چنانچہ علامہ محمد رضا مصری رقم طراز ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی ولادت طیبہ کا جشن مبارک

امام ابوشامہ شیخ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین اختراع آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے جس میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ وخیرات، محفلوں کی زیبائش وآرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسن سلوک کے علاوہ امتیوں کی آنحضرت ﷺ سے والہانہ عقیدت ومحبت اور اہل محفل کے دل میں آپ کی فضیلت وعظمت کی پختگی اور آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر وامتنان کا احساس دلاتی ہیں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کا رواج تین صدی بعد ہوا ہے۔ اس کے بعد سے تمام ممالک وامصار میں مسلمانان عالم عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ان دنوں میں خیرات وصدقات کرتے اور میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرتے ہیں جن کی برکتوں سے ان پر حق تعالیٰ کا عام فضل وکرم ہوتا ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر امن وعافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں فوری کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔

سلاطین اسلام میں اس طریقہ کو رائج کرنے والے سب سے پہلے شاہ اربل سلطان مظفر ابوسعید تھے۔ جن کی فرمائش پر حافظ ابن دحیہ نے اس موضوع پر ایک کتاب ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' تالیف کی تھی۔ اس پر شاہ نے خوش ہو کر مؤلف کو ایک ہزار دینار انعام عطا فرمایا تھا۔ اسی سلطان نے سب سے پہلے جشن میلاد النبی ﷺ منعقد فرمایا تھا۔ وہ ہر سال ماہ ربیع الاول میں یہ جشن انتہائی اہتمام کے ساتھ بہت اعلیٰ پیمانے پر منایا کرتے تھے۔ وہ طبعاً نہایت سخی، جواں مرد، شیر دل، فیاض طبع، نہایت زیرک ودانا اور منصف مزاج تھے۔ کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال جشن میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتے تھے۔

سلطان ابوحمو موسیٰ شاہ تلمسان بھی عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ان کے زمانہ میں اوران سے قبل مغرب، اقصیٰ واندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابوحمو کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابوعبداللہ تونسی ثم تلمسانی نے اپنی درج ذیل کتاب میں بیان کی ہے۔ جس کا نام یہ تھا۔

راحُ الاَرواح فیما قاله مولی ابو حمو مِنَ الشعر و قیل فیه مِن الاَمداح

سلطان ابوحمواور دوسروں کے فرمودہ منقبتی اشعار میں ارواح انسانی کے لئے راحت وسکون ہے۔

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ سلطان تلمسان کے صاحب رائے معززین کے مشورہ سے شب میلاد النبی ﷺ میں ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جس میں بلا استثناء ہر خاص وعام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی۔ اس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھول دار چادریں بچھائی جاتیں، سنہرے کارچوبی غلافوں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے، ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کئے جاتے تھے، بڑے بڑے دسترخوان بچھائے جاتے تھے، بڑے بڑے گول اور خوشنما نصب شدہ بخوردانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا جو دیکھنے والوں کو پگھلا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا۔ پھر تمام حاضرین کے سامنے انواع واقسام کے کھانے چنے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں۔ ایسے کھانے جن کی طرف دل کو رغبت ہو اور جنہیں دیکھ کر آنکھیں لذت اندوز ہوں۔ ان محفلوں میں اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں جن کی مہک سے فضا معطر ہو جاتی تھی۔ مہمانوں کو حسب مراتب ترتیب وار بٹھایا جاتا تھا۔ یہ ترتیب جشن کی مناسبت سے دی جاتی تھی۔ حاضرین پر عظمت نبوت ﷺ کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔

انعقاد محفل کے بعد سامعین آنحضرت ﷺ کے مناقب وفضائل اور ایسے پاکیزہ خیالات و نصائح سنتے جو انہیں گناہوں سے توبہ کی طرف راغب کرتے۔ خطباء اسلوب بیان

کے مدوجزر اور خطابت کے تنوعات سے سامعین کے قلوب کو گرماتے اور سامعہ کو لذت اندوز کرتے تھے۔

سلطان کے قریب ایک خوبصورت کمرہ بنایا جاتا تھا جسے دلہن کی طرف سجایا جاتا کہ وہ یمنی عروسی جوڑا معلوم ہوتا تھا۔ اس میں رات کے گھنٹوں کی تعداد کے برابر متحرک دروازے بنائے جاتے اور ہر گھنٹہ گزرنے پر ٹھیک وقت پر اس طرح گھنٹہ بجتا کہ اس کا ایک دروازہ کھلتا جس میں سے ایک حسین ترین پتلی نمودار ہوتی جس کے دائیں ہاتھ میں ایک پرچی ہوتی تھی اور اس میں اس گھنٹہ کا نمبر ترتیب وار درج ہوتا جو اس وقت بجتا تھا۔ وہ پتلی یہ پرچی نزاکت سے سلطان کے سامنے رکھ دیتی اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے رہتی گویا کہ وہ خلافت کی بیعت کر رہی ہو، صبح کے نمودار ہونے اور مؤذن کے ''حیّ علی الفلاح'' کہنے تک یہی کیفیت رہتی تھی۔

ہمارے زمانہ میں بھی مسلمانان عالم اپنے اپنے شہروں میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ مصر کے علاقوں میں یہ محفلیں مسلسل منعقد کی جاتی ہیں اوران میں برابر میلاد نبوی ﷺ سے متعلق بیانات کئے جاتے ہیں فقراء ومساکین کو خیرات تقسیم کی جاتی ہے۔ خاص شہر قاہرہ میں اس روز ظہر کے بعد ایک پیادہ جلوس کمشنر آفس کے سامنے سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان کی طرف روانہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گزرتا ہے۔ یہ جلوس مقامات غوریہ، اشراقیہ، کوئلہ بازار اور حسینیہ سے گزرتا ہوا عباسیہ میدان پر ختم ہوتا ہے۔ ان راستوں پر ہجوم بڑھتا جاتا ہے۔ جلوس کے آگے پولیس کے سوار دستے ہوتے ہیں اور دونوں طرف فوج کے کچھ افسر ہوتے ہیں۔ مصر میں یہ مبارک دن حکومت کی طرف سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ عباسیہ میں وزراء وحکام کے لئے شامیانے نصب کئے جاتے ہیں اور خود شاہ وقت یا ان کے نائب جلسہ گاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ شاہ کے پہنچنے پر فوج سلامی دیتی ہے۔ پھر وہ شامیانے میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر صوفیا اور مشائخ طریقت اپنے اپنے جھنڈے لیے وہاں حاضر ہوتے ہیں جن کا بادشاہ استقبال

کرتے ہیں۔ پھر شاہ خود شیخ المشائخ کے شامیانے میں حاضر ہو کر ذکر میلاد النبی ﷺ سماعت فرماتے ہیں۔ ختم محفل پر شاہ میلاد کا بیان کرنے والے کو شاہانہ خلعت عطا فرماتے ہیں۔ پھر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ شربت پلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری مراجعت فرما ہوتی ہے۔ پھر شام کے وقت خیموں پر نصب شدہ قمقمے روشن کئے جاتے ہیں۔ بہترین آتشبازی چھوڑی جاتی ہے۔ اس دن تمام دفاتر میں تعطیل ہوتی ہے۔ نیز بمقام مشہد حسینی کمشنر مصر کی موجودگی میں سیرت النبی ﷺ کا بیان ہوتا ہے۔ آج کل مذہبی علماء اور بیدار مغز حکام کی توجہات و مساعی جمیلہ سے بیشتر مروجہ بدعتوں کو دور کیا جا رہا ہے۔

یہ جشن میلاد النبی کے اہتمام کا بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ہم حکام وقت سے مسلسل یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ ہر برائی جو دین کے خلاف ہے اور وہ تمام غیر ضروری باتیں جو ان مبارک مجالس کے موقعوں پر رواج پا گئی ہیں انہیں سختی سے روک دیا جائے۔ کیونکہ یہ باتیں اسلام کی خوبیوں کو داغدار بنا دیتی ہیں اور مجالس میلاد کے انعقاد کے پاکیزہ مقاصد کو منا سد ہے (محمد رسول اللہ ص ۳۲ تا ص ۳۵ مؤلفہ محمد رضا مصری وحو منہم)

محفل میلاد کے دشمن

کاذبوں، مفتریوں اور بہتان طرازوں نے ملک مظفر ابو سعید اور علامہ ابن دحیہ پر کیچڑ اچھال کر اپنا منہ کالا کیا ان کے کذب و افتراء اور بہتان پر بزبان قرآن یہ کہنا مناسب ہے۔ (لعنة الله على الكاذبين)

ملک مظفر سلطان ابو سعید کوکبری ۶۳۰ھ کی تعریف اور اس کے نیک کاموں خصوصاً محفل میلاد کے انعقاد اور اس میں تین لاکھ دینار نچھاور کرنے پر ائمہ اسلام نے اس کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں علامہ ابن خلکان، سبط ابن جوزی، حافظ ابن کثیر دمشقی اور علامہ سیوطی و شیخ محمد رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سرفہرست ہیں۔ صاحب التنویر فی مولد البشیر والنذیر علامہ ابن دحیہ کے بارے میں ابن خلکان کے الفاظ یہ ہیں۔ كان من

اعيان العلماء و مشاهير الفضلاء۔ وہ اعیان علماء و مشاہیر فضلا میں سے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۴۴ والحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۲۲۲) ابو الخطاب علامہ ابن دحیہ کا وصال ۶۳۳ھ میں ہوا۔ وہ حدیث، نحو لغۃ، ایام عرب و اشعار کے ماہر تھے۔

دلیل 2: علامہ ابن خلکان سے امام سیوطی نے مندرجہ بالا عبارت نقل کی ہے۔

دلیل 3: علامہ ابن خلکان کہتے تھے کہ میں خود متواتر ساٹھ سال اس محفل میلاد میں شریک ہو کر برکات حاصل کرتا رہا (الحاوی للفتاوی ج ۱ ص ۲۲۲ جامع فاروقی کتب خانہ ملتان)

(لطیفہ) ایک غیر مقلد سلفی وہابی کہنے لگا کہ صحابہ نے میلاد نہیں منایا کیا وہ عاشق رسول ﷺ نہیں تھے تابعین نے نہیں منایا، چاروں اماموں نے نہیں منایا محدثین نے نہیں منایا ان کی زندگی میں بار بار میلاد کا مہینہ آیا مگر انہوں نے میلاد نہیں منایا، ہم کیوں منائیں؟ اس کے اس کذب و افتراء اور بہتان پر ایک غیرت مند مسلمان بول اٹھا اور کہنے لگا او ملاں سلفی پہلے مجھے یہ بتا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہے؟ کہنے لگا ثناء اللہ۔ اس نے پوچھا تجھے یہ کس نے بتایا ہے؟ کہنے لگا میری ماں نے۔ اس نے پوچھا تیری ماں مقلدہ ہے یا غیر مقلدہ؟ کہنے لگے غیر مقلدہ۔ اس نے کہا جو ماں باوجود اپنے خاوند کے غیر مقلدہ رہے اس کی بات کا کیا اعتبار ہے اگر تمہارا باپ ثناء اللہ ہے تو کسی صحابی سے ثابت کر یا کسی تابعی سے یا چاروں اماموں سے ورنہ جس طرح تم میلاد کو نہیں مانتے اس طرح میں بھی نہیں مانتا کہ تم ثناء اللہ کے بیٹے ہو، ملاں کے منہ پر بارہ بج گئے۔

علماء دیوبند اور محفل میلاد

دلیل 1: علماء دیوبند کے پیر حاجی امداد اللہ مکی فرماتے ہیں۔

(۱) کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کر لیا...... ایسی حالت میں تخصیص مذموم نہیں (کلیات امدادیہ ص ۶۸) یعنی وقت مقرر کر کے میلاد کرنا جائز ہے۔

دلیل 2: مجلس مولد میں حضور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں (کلیات امدادیہ ص ۷۰) میلاد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے (شمائم

امدادیہ ص ۷۴) حرمین شریفین میں وہابیوں نے میلاد شریف پر پابندی لگائی تھی۔ (خلاصۃ الکلام ج ۲ ص ۲۳۶) لیکن وہاں اب بھی محافل میلاد ہوتی ہیں (سعیدی)

دلیل 3: میلاد شریف میں...... جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اگر خیال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں۔

(ملخصاً شماامدادیہ ص ۵۰ امداد المشتاق ص ۵۵، ۵۶)

دلیل 4: قیام میلاد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت ﷺ کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (شماامدادیہ ص ۲۸، امداد المشتاق ص ۸۸)

دلیل 5: دیوبندیوں کے پیر فرماتے ہیں مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام (سلام) میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ کلیات امدادیہ ص ۷۰)

دلیل 6: علمائے دیوبند کے نائب رسول مولوی رشید احمد گنگوہی سے دریافت ہوا کہ ذکر ولادت رسول مقبول ﷺ...... کتاب میں دیکھ کر بیان کر دینا جائز ہے؟ حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے۔ (ملخصاً تذکرہ رشید ج ۲ ص ۲۸۴)

دلیل 7: گنگوہی صاحب نے فرمایا سلطان جہاں نے کہلا بھیجا کہ وہ (میلاد) مولود جو جائز ہے پڑھ کر کھلا دیجئے میں نے کہلا بھیجا، یہاں مسجد میں چلے آؤ۔ انہوں نے کہا، عورتیں سننے کی مشتاق ہیں میں نے مولوی خلیل احمد کو "تاریخ حبیب الٰہ (1)" دے کر کہا، تم جا کر (میلاد) پڑھ دو...... مولود شریف شروع ہوا پہلے "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ" کا بیان فرمایا پھر۔ تاریخ "حبیب الٰہ" سے واقعات ولادت وغیرہ بیان کر کے ختم کر دیا۔ فی الحقیقت اس مولود سے بہت نفع ہوا (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸۴) معلوم ہوا میلاد منانے سے بہت نفع

1۔ تاریخ حبیب الٰہ مصنفہ حضرت علامہ مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی صاحب علم الصیغہ کی میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر بہترین کتاب ہے جس میں سرکار کی اولیت ونورانیت وفضائل کا شاندار بیان ہے ۱۲ منہ

ہوتا ہے۔ (سعیدی)

دلیل 8: علماء دیوبند کے حکیم امت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں شاہ اسحاق کے زمانے میں ایک عرب عالم تشریف لائے ایک امیر نے ان سے مولود پڑھنے کی درخواست کی انہوں نے منظور فرمالیا...... جب مولود کا وقت ہوا، شاہ اسحاق اس محفل (میلاد) میں شریک ہوئے ذکر میلاد منبر پر پڑھا گیا تھا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۴۰)

دلیل 9: تھانوی صاحب لکھتے ہیں شاہ اسحاق صاحب جب حج پر جاتے ہوئے بمبئی پہنچے تو وہاں ان کے ایک شاگرد عبدالرحمٰن نے ذکر میلاد کروایا اس نے شاہ صاحب کو شرکت کی دعوت دی شاہ صاحب اس میں بھی شریک ہوئے اس محفل (میلاد) کا رنگ بھی اس امیر کی محفل میلاد کے قریب قریب تھا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۱۴۱)

دلیل 10: تھانوی صاحب لکھتے ہیں ایک شخص نے مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے پوچھا یہاں میلاد شریف نہیں ہوتا؟ فرمایا روز ہوتا ہے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر فرمایا اگر آپ ﷺ مولود نہ ہوتے تو ہم یہ کلمہ کیوں پڑھتے (ارواح ثلاثہ ۲۱۴) یعنی کلمہ طیبہ بھی اس نیت سے پڑھنا چاہئے کہ اس سے بھی ذکر میلاد شریف ہو رہا ہے۔

دلیل 11: ایک مولود خواں نے پوچھا، مولود شریف کرنا کیسا ہے؟ فرمایا اولیاء اللہ کے ذکر میں رحمت نازل ہوتی ہے آنحضرت کے ذکر کو سبحان اللہ کیا کہنا ہے؟ بخاری شریف وغیرہ صحیح روایتیں پڑھے۔ (ارواح ثلاثہ)

دلیل 12: ایک غیر مقلد نے قیام میلاد کے بارے پوچھا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کی محبت میں جو وجد کرے مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے ...... بزرگوں کا فعل ہے تشبہ بالصالحین کے طور پر قیام کرے یا مستحسن جان کر بعض اہل علم وطریقت جو صاحب حال ہو کر مستحبۃً قیام کرتے ہیں ان کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ جیسے حاجی صاحب ہیں۔

(ارواح ثلاثہ ص ۲۱۵)

دلیل 13: تھانوی صاحب لکھتے ہیں مولوی صادق الیقین دیوبندی کے والد بہت اچھے

بزرگ تھے روزانہ قرآن شریف ختم کرتے تھے بزرگوں کی وفات کے روز دوختم کرتے تھے ایک اس بزرگ کی روح کوایصال ثواب کے لئے اور ایک اپنے معمول کا مگر مولود (میلاد شریف) کے معتقد تھے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۴۵۵)

دلیل 14: تھانوی صاحب اپنے پیرو مرشد کے بارے میں لکھتے ہیں حضرت حاجی صاحب کے وہی عقائد تھے جو اہل حق (صوفیاء کرام) کے ہیں اور حضرت کا ان اعمال (محفل میلاد، گیارہویں شریف، فاتحہ مروجہ، ندا، جو فیصلہ ہفت مسئلہ میں درج ہیں) میں شریک ہونا یا تحریراً وتقریراً اجازت فرمانا نعوذ باللہ مبنی فساد عقیدہ پر نہیں ہے نہ تقیہ پر ہے بلکہ چونکہ یہ اعمال فی نفسہا جائز ہیں ان کو جائز سمجھ کر کرتے تھے اور جائز کہتے تھے۔

(بوادر النوادر ص ۱۹۸)

دلیل 15: تلمیذ رشید مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کوئی مسلمان ایسا نہیں جو آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر...... قبیح وبدعت سیۂ یا حرام کہے، ہمارے نزدیک یہ ذکر نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ (ملخصاً عقائد علماء دیوبند عربی واردو ص ۲۴، ص ۲۵)

دلیل 16: مولوی عبدالرشید دیوبندی مدیر خدام الدین لکھتے ہیں ربیع الاول میں ہمارے ہاں بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے ہیں میلاد کی محفلیں برپا ہوتی ہیں اور عام مسلمان مختلف قسم کی تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں یہ سب پیغمبر ﷺ سے والہانہ عشق کا مظاہرہ ہوتا ہے جو اس پرفتن زمانے میں بڑی غنیمت ہے...... محافل میلاد اور عشق رسالت کے غلغلے لائق تبریک ہیں۔ (خدام الدین ص ۳، ۴ ج ۱۳ ش ۲۰)

تھانوی صاحب اپنے نائب رسول کے بارے میں لکھتے ہیں مولود کی ممانعت یہ مولانا گنگوہی کی شان انتظامی تھی اور تعلیمی شان یہ ہے کہ (مولود) جائز ہے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۴۵۵)

(وضاحت) دشمنان اسلام کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے آیات جہاد حذف کردو کہ ان سے دہشت گردی پھیلتی ہے اور انتظامی امور کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ ہے کوئی مسلمان جو

ان کی اس یاوہ گوئی پر عمل کرے اور ان آیات کریمہ کو قرآن مجید سے نکال دے اور اس کی خود ساختہ انتظامی امور کے سامنے جھک جائے؟ ہرگز نہیں تو وہ محفل میلاد جو حضور ﷺ کی زیر صدارت منعقد ہو کر مسلمانان عالم کے لئے باعث رحمت وبرکت بنی اور آج تک اس کا انعقاد جاری وساری ہے ایک گنگوہی جی کی خود ساختہ شان انتظامی سے کیوں بند کر دی جائے؟ گنگوہی کی شان انتظامی کے ماننے والوں کو پھر فرائض وواجبات وغیرہ کی ادائیگی سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ حالانکہ انتظامی امور شرعی امور واصول کے تابع ہوتے ہیں۔

یہ چند حوالے اتمام حجت کے طور پر دیوبندی علماء سے پیش کر کے ہم دیوبندیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ جاہلوں کی لگی لپٹی سے بچیں اور اپنے اپنے گھروں، مسجدوں اور مدرسوں میں مکمل محفل میلاد کے نام سے جلسے منعقد کر کے عظمت رسول ﷺ کے جھنڈے گاڑیں۔ ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

غیر مقلد اور محفل میلاد

سلفی، ثنائی، غزنوی، نذیری، روپڑی، بدیعی، جماعۃ المسلمین، الدعوۃ والارشاد، اہلحدیث، وہابیوں کے امام سید احمد نے میلاد شریف منایا اور اس کے اختتام پر حلوہ شریف تقسیم کیا۔ (مخزن احمدی فارسی ص ۸۵)

دلیل 2: غیر مقلدوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب...... محفل میلاد پاک کو مستحب ومستحسن وجائز تسلیم کرتے ہیں۔ (انوار ساطعہ ص ۱۴۳ مطبوعہ مرادآباد)

دلیل 3: نواب صدیق حسن غیر مقلد (اہلحدیث) لکھتے ہیں اگر ہر روز ذکر حضرت ﷺ نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع ہفتے یا ہر ماہ میں التزام اس کا کرلیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر ولادت آنحضرت ﷺ کا کریں پھر ایام ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں (شمامہ عنبریہ ص ۵)

دلیل 4: نواب صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال

سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور اس نعمت کے حصول پر وہ خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔
(شمامہ عنبریہ ص ۱۲)

دلیل 5: غیر مقلدوں کے امام مولوی وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں۔ مجلس میلاد منعقد کرنا جائز ہے امام ابوشامہ، امام ابن جوزی، امام نووی، امام ابن حجر، امام سخاوی، امام سیوطی اور امام قسطلانی رحمہم اللہ نے میلاد منانے کی اصل کو پیر کے دن روزہ رکھنے والی حدیث اور ۱۰ محرم کے دن روزہ رکھنے والی حدیث سے ثابت کیا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۴۶)

دلیل 6: مولوی وحید الزمان غیر مقلد اپنی کتاب ''ہدیۃ المہدی'' ص ۴۶ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ امام ابوشامہ جو امام نووی کے استاد و مرشد ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہر سال علی الاعلان میلاد شریف منانا اور صدقہ و خیرات کرنا اور خوش ہونا اور فقراء و غرباء پر احسان کرنا بہترین عمل ہے۔

دلیل 7: امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ جشن میلاد شریف کا فائدہ یہ ہے کہ سارا سال امن و امان سے گزر جاتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۴۶ حاشیہ وحید الزماں غیر مقلد)

دلیل 8: غیر مقلدوں کے امام لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر مکی اور حافظ سیوطی نے فرمایا: میلاد شریف منانا اصل سنت سے ثابت ہے اور ان دونوں بزرگوں نے منکرین میلاد خصوصاً فاکھانی مالکی کا خوب رد کیا ہے۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۴۶)

دلیل 9: مسجد حرام کے مدرس الشیخ محمد بن علوی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ کا قول ہے کہ لوگوں کو میلاد شریف منانے کا ثواب ملتا ہے جو لوگ حضور ﷺ کی محبت سے سرشار ہو کر آپ کی تعظیم کے لئے میلاد شریف مناتے ہیں یقیناً اس محبت و کوشش جمیل کا ثواب پائیں گے ہر سال میلاد شریف منانا مسلمانوں کی نیک نیتی و تعظیم رسول ﷺ کی وجہ سے بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ (حول الاحتفال ص ۱۹)

دلیل 10: علامہ محمد رضا مصری غیر مقلد نے ملک تلمسان کے سلطان کی محفل میلاد کے انعقاد کا ذکر نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ (محمد رسول اللہ ص ۳۳)

دلیل 11: متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس علامہ احمد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ مبارک فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی پیدائش کا دن مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید کا دن ہے اور تقاریب میں سے ایک تقریب ہے اور وہ چیز جو فرحت و سرور کا باعث ہو آپ ﷺ کی ولادت کے دن مباح و جائز ہے...... اور یہ دعویٰ کرنا کہ عید میلاد اہل ایمان کی مشروع تقریبوں میں نہیں، مناسب نہیں اور اس کو نیروز و مہرجان یعنی یہودیوں و عیسائیوں کی رسموں سے تشبیہ دینا ایک ایسا امر ہے جو سلیم الطبع انسان کو نبی پاک ﷺ سے منحرف کرنے کے برابر ہے۔ (روزنامہ جنگ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء)

(تنبیہ) جشن عید میلاد منانے والوں کو منکرین عیسائی کہتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث لاتے ہیں۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جن دیوبندیوں اور غیر مقلدوں نے میلاد شریف منایا ہے یا اس کے اہتمام و التزام کا حکم دیا ہے اور اس کو جائز، مستحب و مستحسن کہا ہے اور کافروں کی رسموں سے تشبیہ دینے پر تنقید کی ہے وہ عیسائی بنے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا ...... یا سراسر موم ہو جا یا سنگ ہو جا

مشابہت کا چکر

دشمن میلاد النبی ﷺ میلاد منانے والے مسلمانوں کو عیسائیوں اور ہندوؤں سے مشابہت کا چکر دے کر ان کو میلاد شریف منانے کے عمل سے روکنے کی ڈنڈی مارتے ہیں ان ڈنڈی ماروں سے پوچھئے۔

سوال 1: اہل کتاب اللہ تعالیٰ کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ کو مانتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں اور تم بھی مندرجہ بالا تمام باتوں کو مانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو لہٰذا تم اہل کتاب کے مشابہ ہو کر یہودی بنے ہو یا عیسائی۔ بولو سرکار؟

سوال 2: اہل کتاب بلکہ تمام مشرکین و کفار کپڑے پہنتے ہیں اور تم بھی کپڑے استعمال

کرتے ہو لہٰذا تم اس مشابہت کی وجہ سے کپڑے اتار پھینکو۔ ننگ دھڑنگ ہو کر کافروں و مشرکوں کی مشابہت سے بچو۔

سوال 3: تمام کافر و مشرک یہودی عیسائی بلکہ تمام جانور، درند و پرند و چرند اور سور و کتا منہ سے کھائیں اور پئیں اور تم بھی منہ سے کھاؤ اور پیئو لہٰذا اس مشابہت کی وجہ تمہیں کیا کہا جائے؟ میلاد کے دشمنوں کی خدمت میں مؤدبانہ اپیل ہے کہ اس مشابہت سے بچنے کے لئے آپ لوگ کھانے اور پینے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرلو۔ (آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا)

سوال 4: بعض کافر و مشرک بالخصوص سکھ داڑھی رکھتے ہیں اور تمہاری داڑھیاں بھی ہیں لہٰذا اس مشابہت سے بچنے کے لئے اپنی داڑھیاں صاف کرو ورنہ دنیا تمہیں......

سوال 5: کفار و مشرکین اور اہل کتاب اپنے دستور کے مطابق عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور تم بھی نکاح کرتے ہو لہٰذا آج کے بعد اپنے خود ساختہ فتوے کی لاج رکھتے ہوئے نکاح ترک کردو اور اس مشابہت سے بچ جاؤ۔

سوال 6: کفار و مشرکین و یہود و نصاریٰ محرمات سے نکاح نہیں کرتے اور تم بھی ان سے نکاح نہیں کرتے لہٰذا مشابہت کے خطرے کے پیش نظر اب تم ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اپنے خود ساختہ امام یزید پلید اور اس کے مقربین کی طرح ماؤں، بہنوں، بیٹیوں وغیرہ سے نکاح(1) کرکے دنیا پر ثابت کردو کہ ہم مشابہت سے بچنے والی حدیث پر عمل کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور اپنا جملہ اپنے گلے میں لٹکا کر اعلان کرتے پھرو۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

1۔ قال السیوطی و ابن حجر مکی و شیخ محقق۔ اخرج الواقدی من طرق ان عبداللہ بن حنظلۃ بن الغسیل قال واللہ ماخرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السمآء انہ رجل و فی روایۃ ان رجلا و فی روایۃ ان کان، رجلاینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات و یشرب الخمر و یدع الصلوٰۃ

(تاریخ الخلفاء ص ۱۶۰، الصواعق المحرقہ ص ۲۲۱، ماثبت بالسنہ ص ۲۶۵ مع ترجمہ)

دعوت فکر

وہابیو، دیوبندیو، غیر مقلدو، اہل حدیثو اور جشن عید میلاد کے دشمنو۔ اب ضد چھوڑ دو اور اپنے بڑوں کے فتووں کی لاج رکھ لو یعنی جشن میلاد شریف کو خوش ہو کر مناؤ اور اس کی دھوم ڈال کر دنیا پر ثابت کردو کہ ہم حبیب خدا رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سچے غلام اور ان کے نام پر فدا ہونے والے خدام اور ان کے ناموس کے رکھوالے بے دام ہیں۔ بچوں کی سالگرہ کو جائز کہنے والو۔ کائنات کے سردار کا یوم پیدائش بھی جائز جانو بلکہ اسے مناؤ۔

ساری دنیا میں جشن عید میلاد النبی ﷺ

غیر مقلد، وہابیوں اور دیوبندیوں کے باعتماد امام نواب آف غیر مقلد صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں (۱) شب میلاد سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے سفید چڑیاں دیکھیں جن کی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے (۲) بی بی نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں تھیں (۳) بی بی نے زمیں کی مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا (۴) بی بی نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبے کی چھت پر لگا ہوا تھا (۵) حضور ﷺ نے پیدا ہونے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا (۶) آپ نے انگلی آسمان کی طرف اٹھائی یعنی یہ بتادیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا ہے (۷) آسمان کی طرف سے بادل نے آکر آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا (۸) منادی نے ندا کی کہ آپ کو زمین کی مشرقوں و مغربوں کی سیر کراؤ (۹) آپ کو دریاؤں کی سیر کراؤ۔ یعنی آپ اپنی سلطنت کو دیکھ لیں (۱۰) آپ جب دنیا میں آئے تو آپ کے ساتھ ایک نور تھا جس سے مشرق و مغرب جگمگانے لگے (۱۱) بی بی نے ملک شام کے محلات بھی دیکھے (۱۲) آپ نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا عبد اور خاتم النبیین تھا کہ ابھی آدم پیدا نہیں ہوئے تھے (شمامہ عنبریہ ص ۹، ۱۰) (۱۳) آپ ناف بریدہ وختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے (شمامہ عنبرین ص ۱۱) حکیم امت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں (۱۴) آپ کا سارا

گھرانہ حضرت آدم وحوا سے لے کر حضرت عبداللہ وسیدہ آمنہ تک طیب وطاہر اور پاک و صاف تھا یعنی گناہوں کی آلائشوں سے یا معصوم تھا یا محفوظ (نشر الطیب ص ۱۸) (۱۵) حضرت عبدالمطلب کے بدن سے خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا (۱۶) قریش بوقت قحط حضرت عبدالمطلب کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ بابرکت نور محمد ﷺ باران رحمت عطا فرماتا۔

(نشر الطیب ص ۲۰)

(۱۷) ابرہہ بادشاہ پر فتح ونصرت آپ کے نور کی وجہ سے اور آپ ہی کے وسیلے سے ہوئی تھی (نشر الطیب ص ۲۱) (۱۸) آپ کی ولادت شریفہ کے وقت خانہ کعبہ نور سے معمور ہو گیا (۱۹) ستارے زمین کے قریب آ گئے (نشر الطیب ص ۲۴) (۲۰) آپ نے شروع ولادت میں کلام فرمایا (نشر الطیب ص ۲۵) (۲۱) جب آپ کا دودھ چھڑایا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر کبیرا و الحمدللہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی تعریف بہت ہے اللہ پاک ہے صبح کو اور شام کو (نشر الطیب ص ۲۹) (۲۲) جب آپ حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا کے گھر سے دھوپ میں نکلتے تو بادل آپ پر سایہ کرتے (۲۳) جب آپ حلیمہ کی گود میں آئے تو اس کا دودھ بڑھ گیا (۲۴) آپ کی آمد سے حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا کی اونٹنی کے تھنوں میں دودھ ہی دودھ بھر گیا (۲۵) آپ کے سوار ہونے سے حلیمہ کی سواری تمام سواریوں سے آگے نکل گئی (۲۶) آپ کی آمد سے حلیمہ رحمۃ اللہ علیہا کی بکریوں کا دودھ بڑھ گیا (نشر الطیب ص ۳۰، ۳۱) (۲۷) آپ نے ہمیشہ پستان راست سے دودھ پیا اور پستان چپ کو اپنے رضائی بھائی کے لئے چھوڑ دیا (۲۸) بچپن میں آپ نے کبھی بھی کپڑے میں پیشاب نہیں کیا (۲۹) بچپن میں بھی کبھی آپ کا ستر برہنہ نہ ہوا۔

آپ جب حضرت ابوطالب کے عیال کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب شکم سیر ہو جاتے اور جب آپ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تو وہ سب کے سب بھوکے رہتے۔

(کذا فی الشمامہ، نشر الطیب ص ۳۵)

جشن عید میلاد پر ناراض ہونے والے

وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی یعنی کائنات میں جشن عید میلاد کا چرچہ ہوا تو شیطان لعنتی خوب رویا، چیخا چلایا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۶۷، الروض الانف ص ۱۰۵، سیرت حلبیہ ج ۲ ص ۲۲۰، شواہد النبوۃ ص ۵۱)

(۲) جب آپ ﷺ کا میلاد ہوا تو آسمان کی حفاظت بڑھ گئی اور شیطانوں کی انتظار گاہیں ختم ہوئیں (پھر وہ کیوں کر آپ کے جشن عید میلاد میں شریک ہوتے) شمامہ عنبریہ ص ۱۱ (۳) ابوجہل، ابولہب، امیہ بن خلف، عتبہ یعنی مشرکین مکہ کافروں، یہودیوں کو آپ ﷺ کے آنے سے بڑی تکلیف ہوئی تھی چنانچہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک یہودی نے مکہ کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا، آج رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشان ہے...... پھر وہ آپ کو دیکھنے آیا۔ جب وہ نشانی دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہو گئی۔ اے گروہ قریش، اللہ تعالیٰ کی قسم یہ تم پر ایسا غلبہ حاصل کریں گے کہ مشرق ومغرب سے اس کی خبر شائع ہو گی (نشر الطیب ص ۲۶، ۲۷) (۴) آپ ﷺ کے میلاد شریف کی صبح کو مدینہ میں ایک یہودی نے چلانا شروع کر دیا اور دوسرے یہودیوں کو جمع کر کے کہا آج رات احمد ﷺ کا میلاد ہو گیا ہے (نشر الطیب ص ۲۶) پھر وہ کیوں کر آپ کی آمد کی خوشی منائیں آپ کی آمد سے تو آج تک ان کے ہوش کے طوطے اڑے ہوئے ہیں۔ (۵) آپ کے آنے سے کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑ گیا (۶) اس محل کے چودہ کنگرے گر پڑے (۷) بحیرہ طبریہ اسی وقت خشک ہو گیا (۸) فارس کا آتشکدہ فوراً بجھ گیا جو ہزار سال سے متواتر جل رہا تھا۔ (البدیہ والنہایہ ج ۲ ص ۲۶۸ ومولود رسول ابن کثیر ص ۲۲، الشمامہ العنبریہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵)

شیطان اور اس کی پارٹی، یہودی، عیسائی، مشرک، کافر، کسریٰ اور اس کے غلام، بحیرہ طبریہ والے، مجوسی وغیرہ آپ کے ﷺ میلاد پر روتے و چلاتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی آمد سے ان کو ضرب کاری لگی ہے لیکن اپنے آپ کو مسلماں کہہ کر آپ کے جشن میلاد سے

جلنے والے کہیں دشمنان رسول ﷺ کے ایجنٹ تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایسوں کے لئے کیا خوب فرمایا ہے۔

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ یہ تقلید زبانی ہے

۱۲ ربیع الاول

دنیائے اسلام کا یہ وہ مشہور دن ہے جس دن محبوب خدا سید المرسلین والانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مکے شہر میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر جلوہ گر ہوئے مگر میلاد النبی کے دشمنوں نے اپنی ریشہ دوانیوں سے اس دن کو بھی معاف نہ کیا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اس دن کے بارے میں تردد کا شکار کر ڈالا۔ حالانکہ نواب آف غیر مقلد نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت مکہ میں بوقت طلوع فجر بروز دوشنبہ (پیر) شب دوازدہم (۱۲) ربیع الاول کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابن جوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے ......دوازدہم (۱۲) ماہ مذکور اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے (۲) تھانوی صاحب نے نشر الطیب ص ۲۸ میں ۱۲ کا قول بھی نقل کیا ہے مگر ۱۲ ربیع الاول کے جشن میلاد کا دشمن ایسا اندھا ہوا ہے کہ اس کو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں (۳) قاری طیب دیوبندی کا بیٹا قاری اسلم دیوبندی ۱۲ کو تسلیم کرتا ہے (سیرت پاک ص ۲۶) (۴) محمد رضا غیر مقلد لکھتے ہیں بتاریخ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی (محمد رسول اللہ ص ۳۰) (۵) صاحب شرح جامی فرماتے ہیں ولادت باسعادت رسول اکرم ﷺ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر ہوئی (شواہد النبوۃ ص ۵۲) (۶) پروفیسر توکلی فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

(سیرت رسول عربی ص ۴۳)

(۷) علامہ حلبی فرماتے ہیں حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے اور اس وقت ربیع الاول کی گیارہ راتیں گزر چکی تھیں یعنی ربیع

الاول کی بارہ تاریخ تھی (سیرت حلبیہ (ترجمہ محمد اسلم دیوبندی قاسمی) ج ا ص ۱۹۲) (۸) علامہ شامی کہتے ہیں کہ اس پر یعنی ۱۲ ربیع الاول پر علماء کا اتفاق ہے اور اسی پر عمل ہے یعنی شہروں میں کیونکہ تمام مسلمان ۱۲ ربیع الاول کو میلاد شریف کی خوشی مناتے ہیں (ترجمہ قاسمی دیوبندی حوالہ بالا) (۹) محدث کبیر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **قال محمد بن اسحاق ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول** (دلائل النبوۃ ج ا ص ۷۴) یعنی آپ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہاتھیوں والے سال ربیع الاول کی بارہویں رات گزرتے ہوئی (۱۰) شیخ محقق فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ولادت کے لئے بارہ ربیع الاول کا قول زیادہ مشہور اور اکثر ہے اور اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے...... ولادت مبارکہ بارہویں ربیع الاول کی رات کو روز دوشنبہ واقع ہوئی (مدارج النبوۃ اردو ج ۲ ص ۲۳۔ ماثبت بالسنہ عربی ص ۲۸۸ اردو ص ۸۱) (۱۲) امام ابن جوزی فرماتے ہیں ابن اسحاق نے کہا کہ آپ کی ولادت عام الفیل پیر کے دن ربیع الاول کی بارہویں رات کو ہوئی تھی (الوفی ج ا ص ۹۰، میلاد النبوی ابن جوزی ص ۳۶، ص ۴۱، ص ۵۰) (۱۳) امام یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں **ولد فی یوم الاثنین، الثانی عشر من شھر ربیع الاول** (حجۃ اللہ علی العلمین ص ۲۳۰) (۱۴) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں (**المشھور الذی علیہ الجمھور انہ ﷺ ولد یوم الثنین ثانی عشر ربیع الاول** (حجۃ اللہ علی العلمین ص ۲۳۱) امام ابن ہشام متوفی ۲۱۳ھ فرماتے ہیں **ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شھر ربیع الاول عام الفیل** (سیرۃ ابن ہشام علی روض الانف ص ۱۰۷) ابن اسحاق مطلبی نے فرمایا آپ ﷺ عام الفیل ربیع الاول کی بارہویں رات کو پیر کے دن دنیا میں تشریف لائے تھے (۱۶) شیخ زادہ شرح قصیدہ بردہ ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں کہ سرکار ﷺ کی ولادت پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی (۱۷) امام ابن زکریا محمد القزوینی متوفی ۶۸۲ھ ربیع الاول کے تحت فرماتے ہیں۔ **والثانی عشر منہ مولد**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ربیع الاول کی ۱۲ کو میلاد رسول کریم ﷺ ہے۔
(عجائب المخلوقات تحت حیاۃ الحیوان ج ۲ ص ۵۲)

ایک طویل دفتر میں سے یہ چند معتبر حوالے پیش کر کے ہم میلاد کے دشمنوں سے مخلصانہ عرض کرتے ہیں کہ آپ خواہ مخواہ اپنا اعمال نامہ سیاہ نہ کریں اور حضور ﷺ کے میلاد کی دشمنی اور ۱۲ ربیع الاول کی مخالفت سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لیں ورنہ کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے؟

(۱۸) وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ عن ابن عباس و جابر انه ولد علیه السلام فی الثانی عشر من ربیع الاول یوم الاثنین۔ حضرت ابن عباس و حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہوئی تھی۔

وفاۃ النبی ﷺ

عفریت وہابیت کے متاثرین حضور ﷺ کو (معاذ اللہ) مردہ تصور کرتے ہیں حالانکہ آپ کی امت کے شہید و صالحین کاملین بعد از وصال جسمانی طور پر زندہ ہیں قرآن و سنت نے ان کی برزخی حیات جسمانی پر ٹھوس دلائل قائم کئے ہیں، جب غلاموں کا حال یہ ہے تو انبیاء و مرسلین اور سید الانبیاء والمرسلین کی حیات برزخی کا عالم کیا ہوگا؟ مگر جشن عید میلاد کے دشمن ڈنڈی مارتے ہوئے کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول آپ ﷺ کی وفات کا دن ہے اس دن بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا شدت غم سے پکار اٹھیں صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ الخ۔ اس دن صحابہ روتے تھے زمین روتی تھی آسمان روتا تھا کائنات روتی تھی اگر کوئی خوشی سے ناچتا ہوگا تو ملعون شیطان ہی ہوگا۔ اس دن تم عید مناتے ہو۔ بلفظہ

سوال 1: اس کی عبارت کے بعد اس سے یہ ہے، کیا اس دن سوگ منایا جائے؟ اگر جواب میں ہاں ہے تو اس دن ابلیس نے چیخ کر اور چلا کر سوگ منایا تھا تم بھی اس کے طریقے پر عمل کر لو کیونکہ ایسے لوگوں کے منہ پر اس دن ۱۲ پہلے بجے ہوتے ہیں صرف ایک

قدم آگے بڑھنے کا سوال ہے؟

سوال 2: یہ ہے کیا حضور پرنور ﷺ اپنی مزار مطلع انوار میں زندہ موجود نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو کیا زندہ نبی کا سوگ منانا جائز ہے؟ اگر آپ کے نزدیک حضور ﷺ زندہ نہیں تو آپ کے جن علماء نے ان کو زندہ مانا ہے وہ کذاب و مفتری ہوئے یا نہیں؟ وہ سچے ہیں تو جناب والا کس کھاتے میں جائیں گے؟ اپنے گھر کے حوالے ملاحظہ کریں اور بانگ ڈھل حیاۃ النبی ﷺ کا اعلان فرما کر حق والوں کا ساتھ دیں۔

حیاۃ النبی ﷺ کے دلائل

دلیل 1و 2: تھانوی صاحب لکھتے ہیں قبر میں آپ ﷺ کی امت کے اعمال صبح شام آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۲۴۷، بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۶۶)

دلیل 3: آپ کا قبر میں زندہ رہنا ثابت ہے۔ (نشر الطیب ص ۲۴۸)

دلیل 4: اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا۔

دلیل 5: نماز پڑھنا۔

دلیل 6: غذا مناسب اس عالم کے نوش فرمانا۔

دلیل 7: سلام کا سننا۔

دلیل 8: نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائکہ سلام کا جواب دینا یہ تو دائماً ثابت ہیں۔

دلیل 9: اور آ جانا (کبھی کبھی) خواص امت سے یقظۃ (جاگنے) میں کلام اور ہدایت فرمانا بھی آثار و اخبار میں مذکور ہے۔

دلیل 10: حالت رویا (خواب) وکشف میں تو ایسے واقعات حصر و احصاء (احاطہ و شمار) سے متجاوز (زیادہ) ہیں۔ (نشر الطیب ص ۲۴۹)

دلیل 11: مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کی حیات النبی ﷺ میں مکمل کتاب بنام آب حیات موجود ہے۔

دلیل 12: قاری محمد طیب قاسمی دیوبندی کی حیات النبی ﷺ پر مکمل کتاب بنام آفتاب

نبوت موجود ہے۔

دلیل 13: رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے شاگرد رشید مولوی خلیل احمد لکھتے ہیں "ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ برزخی نہیں جو حاصل ہے تمام آدمیوں کو۔
(المہند ص ۳۸)

دلیل 14: نواب آف غیر مقلد میاں صدیق حسن لکھتے ہیں آپ ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر میں۔

دلیل 15: نماز پڑھتے ہیں اندر اس کے اذان واقامت کے ساتھ و کذالک الانبیاء

دلیل 16: آپ ﷺ کی ازواج پر عدت نہیں (کیوں کہ آپ بحیاۃ دنیوی زندہ ہیں)

دلیل 17: آپ ﷺ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو لوگوں کے درود آپ ﷺ کو پہنچاتا ہے۔

دلیل 18: اعمال امت کے آپ ﷺ پر پیش کئے جاتے ہیں۔

دلیل 19: آپ امت کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

دلیل 20: جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ آپ کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا ہم شکل نہیں ہوسکتا۔

دلیل 21: جس کو آپ خواب میں کچھ حکم کریں اس پر عمل کرنا واجب ہے۔
(الشمامۃ العنبر یہ ص ۵۲)

دلیل 22: میاں صاحب لکھتے ہیں۔ جمعہ کے دن قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس دن باقی دنوں سے میت کا علم وادراک زیادہ ہوتا ہے اور وہ زیارت کرنے والے کو بخوبی پہچان لیتا ہے......(مسک الختام ج ۲ ص ۲۷۸) حبیب خدا کا عالم کیا ہوگا؟

دلیل 23: مولوی وحید الزمان غیر مقلد کے ترجمہ قرآن مجید کے اشرف الحواشی ص ۲۹ میں لکھا ہوا ہے۔ یہ برزخی (قبر کی) زندگی انبیاء علیہم السلام کو علی وجہ الاکمل حاصل ہے۔

دلیل 24: مولوی نذیر حسین غیر مقلد لکھتے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبر میں زندہ ہیں (فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۵۲) جمہور اہل اسلام کی طرح دیوبندی اور غیر مقلد علماء بھی اس بات کے قائل ہیں کہ رسول کریم ﷺ ودیگر انبیاء ومرسلین اپنے مزاروں میں زندہ ہیں اور کوئی بھی ذی شعور زندوں کا سوگ نہیں مناتا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

سوال 3: وفات کے بعد شرعاً کتنے دن سوگ منانا جائز ہے؟

سوال 4: یہ کہ آپ نے لکھا ہے آپ کی وفات پر کائنات روئی اور ماسوی اللہ کو کائنات کہا جاتا ہے تو کائنات کو اس کی خبر کیسے ہوئی؟ کیا کائنات آپ کے نزدیک غیب دان ہے؟

سوال 5: یہ ہے کہ سیدہ زہرا اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے نزدیک شدت غم سے پکار اٹھے کیا وہ صابر وشاکر نہ تھے اور ان کے سامنے آیت **وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔** نہیں تھی؟

سوال 6: کیا سرکار ﷺ کی وفات کا غم سالانہ طور پر خلفاء راشدین واہل بیت اطہار و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مناتے تھے؟ اگر نہیں مناتے تھے تو کیا وہ آپ کی وفات پر خوش تھے؟ اور کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے عاشق تھے یا نہیں؟

ساتواں سوال؟ ۱۲ ربیع الاول کو مسلمانان عالم آپ کے آنے کی خوشی مناتے ہیں آپ کی وفات کے لئے ایسا نہیں کرتے تو کیا وہ شخص بڑا ملعون و بڑا ابلیس نہیں جو آپ کے میلاد کی خوشی کو آپ کے انتقال وفات کی خوشی کہتا پھرے؟

تاریخ وصال

مندرجہ بالا سوالوں کے بعد آپ کے وصال کی تاریخ کا حال ملاحظہ ہو۔

رسول کریم ﷺ نے سن ۱۰ ہجری ۹ ذوالحج جمعہ کے روز حجۃ الوداع کے لئے میدان عرفات میں قیام کیا ذوالحج اور ربیع الاول کے درمیان صرف دو مہینے محرم الحرام اور صفر المظفر کے آتے ہیں ذوالحجہ سمیت ان کو ۳۰ یوم کا بنائیں یا ان کو انتیس یوم کا یا کسی کو ۳۰ یوم اور کسی کو ۲۹ یوم کا تو کسی صورت میں بھی ۱۲ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں آتا اور یہ بات مشہور ہے کہ آپ نے بروز پیر وصال کیا ہے۔ لہٰذا دشمن میلاد کا ۱۲ ربیع الاول کے دن کو آپ کی وفات کا دن کہنا بالکل جھوٹ ہے دشمن میلاد نے اپنی طرف سے اس دن میں سیدہ زہراء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور زمین اور آسمان بلکہ ساری کائنات کو غیب دان مان کر بغیر سوچے سمجھے سب کو رلا دیا اور اپنی فریب کاری میں ابلیس لعین کو شکست دے کر اس سے چار قدم آگے نکل گیا اس بھیانک جھوٹ پر شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دلیل 1: ۱۲ ربیع الاول کو یوم وصال نہ ہونے کی تحقیق کرنے والے آئمہ اسلام میں سے امام الفقہاء والعلماء عبدالرحمٰن بن عبداللہ السہیلی متوفی ۵۸۱ھ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب الروض الانف ص ۲۷۳ر اس تاریخ کی قلعی کھولی ہے

دلیل 2: وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر ان کی تحقیق انیق کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لا یتصور وقوع و فاته علیه السلام یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول من سنة احدی عشرة۔ کہ سرکار ﷺ کا وصال ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ہونا کسی صورت میں ممکن نہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۲۵۶)

دلیل 3: ائمہ اسلام میں سے وہابیوں کے مستند امام حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری نے ۱۲ ربیع الاول کو آپ ﷺ کا وصال قرار دینا مسترد کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ عقلاً و نقلاً یہ تاریخ وصال نہیں ہو سکتی۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ۸ ص ۱۶۴)

دلیل 4: علامہ حلبی نے ۱۲ ربیع الاول کو سرکار ﷺ کے وصال کا دلائل کی دنیا میں انکار

کیا ہے۔ (سیرت حلبیہ اردو ج ۶ ص ۵۱۰)

دلیل 5: امام مکہ علامہ علی قاری نے ۱۲ والے قول کو رد کر دیا ہے۔

(جمع الوسائل شرح شمائل ج ۲ ص ۲۵۳)

دلیل 6: وہابیوں کے شبلی نعمانی اور سلیمان ندوی لکھتے ہیں ۹ ذوالحجہ ۱۰ ہجری بروز جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول تک حساب لگاؤ۔ ذوالحجہ، محرم، صفر، ان تینوں کو خواہ ۲۹، ۲۹ خواہ ۳۰، ۳۰ خواہ بعض ۲۹ بعض ۳۰ کسی حالت اور کسی شکل سے ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ (پیر) نہیں پڑ سکتا اس لئے درایۃً بھی یہ تاریخ قطعاً غلط ہے (سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱۱۰ حذیفہ اکیڈمی لاہور)

دلیل 7: حافظ اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں، وفات آپ کی شروع ربیع الاول روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال آفتاب ہوئی بارہویں جو مشہور ہے حساب درست نہیں کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ (پیر) ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو تو بارہ ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ (نشر الطیب ص ۲۴۱)

دلیل 8: خواجہ محمد اسلام وہابی نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا وصال ۹ ربیع الاول (دوشنبہ پیر) کے دن ہوا تھا۔ (قصص الانبیاء مرتبہ خواجہ اسلام ۶۵۰)

روایۃً و درایۃً یعنی نقلاً و عقلاً یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کا وصال ۱۲ ربیع الاول کو ہرگز نہیں ہوا جو لوگ اس تاریخ کو یوم وصال قرار دینے پر زور لگاتے ہیں وہ محض مسلمانوں کو ذکر میلاد سے محروم کرنے کی مذموم کوشش کر کے شیطان لعنتی کو خوش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

نعمت، فضل اور رحمت پر خوشی کرنا

اللہ تعالیٰ جسے کوئی نعمت عطا فرمائے تو اسے اس نعمت پر خوشی کرنے کا حق حاصل ہے اس کو خوشی سے روکنا بے وقوف، حاسد اور سڑیل مزاج لوگوں کا کام ہے۔ قرآن مجید نے حصول نعمت پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

دلیل 1: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝

"(حبیب آپ) فرما دیجئے اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے"۔ (سورۂ یونس)

صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے مواعظ اور شفا صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہے (خزائن العرفان ص ۳۰۹) غیر مقلدوں کی اشرف الحواشی ص ۲۵۸ میں فضل سے مراد قرآن اور رحمت سے مراد اسلام ہے۔ ثناء اللہ غیر مقلد اپنے ترجمہ میں بین السطور بریکٹ میں لکھتے ہیں، اس سے مراد قرآن اور حکمت ایمانیہ ہے (ص ۲۵۷) قرآن، اسلام، احادیث اور حکمت ایمانیہ اس دنیا میں نہ آتے اگر آپ ﷺ تشریف نہ لاتے، امت کو یہ نعمتیں آپ ﷺ کی بدولت نصیب ہوئی ہیں، اس لئے امام سخاوی "القول البدیع" ص ۵۷ میں آپ ﷺ کے اسمائے گرامی میں فضل اللہ لکھ کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درحقیقت فضل اللہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور آپ ﷺ کے رحمت العالمین ہونے میں تو کوئی شک نہیں، اہل اسلام کے نزدیک آپ ایسے فضل اللہ اور رحمت العالمین ہیں کہ آپ کے طفیل روئے زمین مسجد بنی قربانیاں اور غنیمتیں لوگوں کے کام آئیں۔ احکام الٰہی، مامورات و منہیات کا پتا چلا اور معرفت خداوندی کی گرہیں کھل گئیں اور آپ ہی کی بدولت لوگ عذاب سے بچ گئے چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال آیت ۳۳) اور اللہ کے لئے نہیں ہے کہ انہیں عذاب دے اور آپ بھی ان میں ہوں۔

دلیل 2: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آل عمران: ۱۶۴)

"بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا مومنوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول ﷺ بھیجا"۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت مومنوں کے گھر میں ہوئی تھی اور احسان بھی مومنوں پر ہے اور آپ کی آمد کی خوشی بھی مومنوں کو ہے کافر بھلا کیوں خوش ہوں ان کا دماغ تو آپ کی آمد سے خراب ہو گیا ہے۔ احسان و منت نعمت عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم ﷺ کی بعثت نعمت عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل و عدم، درایت و قلت فہم و نقصان عقل پر ہے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور ﷺ کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل بے شمار نعمتیں عطا کیں (خزائن العرفان ص ۱۰۲) اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں دے کر احسان نہیں جتلایا مگر آپ ﷺ کی تشریف آوری کا احسان جتلایا ہے لہٰذا اس نعمت عظمیٰ کی تشریف آوری کی خوشی منانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا موجب اجر و ثواب ہے غیر مقلدوں کی اشرف الحواشی میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہونے کے اعتبار سے آنحضرت ﷺ کا وجود تمام دنیا کے لئے احسان ہے۔ احسان کا شکر یہ ادا نہ کرنا کفران نعمت ہے اور اس کے لئے عذاب شدید کی وعید ہے۔ (القرآن)

دلیل 3: حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں اور باری تعالیٰ نے مل کر نعمتوں کے ذکر کرنے کا حکم بار بار دیا ہے۔ اذکروا نعمة الله عليكم۔ ترجمہ: یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے، بخاری شریف ج ۲ ص ۵۶۶ پر ہے محمد صلى الله عليه وسلم نعمة الله۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اذکروا جمع مخاطب کا صیغہ ہے جس سے مراد یہ ہے کہ تم سب مل کر حضرت محمد ﷺ کی شان بیان کرو۔ اور جشن میلاد النبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے۔

دلیل 4: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ)

''اوراپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔

ظاہر ہے کہ حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور جب دوسری نعمتوں کے چرچے کا حکم ہے۔ آپ ﷺ کی شان آمد بیان کرنے کا حکم بطریق اولیٰ ثابت ہوا کیونکہ آپ وہ نعمت کبریٰ ہیں کہ آپ کا احسان جتایا گیا ہے (کمامر)

دلیل 5: وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (الصف:٦)

''اور اس رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہوگا''۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ خطاب پوری قوم بنی اسرائیل کو تھا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے ہی آپ کا میلاد منا رہے تھے۔ اور لوگوں کو آپ کی جلوہ گری کی بشارتیں سنا رہے تھے اس آیت سے جس طرح حضور ﷺ کے ذکر میلاد شریف کا ثبوت ملتا ہے اس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے علم ما فی الاصلاب و ما فی الارحام و ما فی العالم کا پتہ چلتا ہے۔

دلیل 6:

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْ (البقرۃ:١٢٩)

''اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے''۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ ذکر رسول کریم ﷺ اس وقت فرمایا جب آپ علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے اور بنو جرہم کے لوگ بیت اللہ شریف کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ نے ان کے سامنے ہمارے رسول کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر چھیڑ دیا اور بارگاہ الوہیت میں استدعا کی کہ اس گھر کے بسانے والے محبوب کو بھیج دے تا کہ وہ اپنی

تعلیمات اور تزکیہ سے لوگوں کو نوازیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا ذکر میلاد انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور ان کو بھی غیب کا علم تھا کہ محبوب خدا مطلوب دوسرا نے آنا ہے نواب آف غیر مقلد اور تھانوی صاحب عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا اس وقت کہ آدم اپنی خاک میں خمیر تھے میں خبر دوں تم کو اس حال کی کہ میں دعوت ہوں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی اور خواب ہوں اپنی ماں کا۔ انبیاء کی مائیں اسی طرح دیکھتی ہیں۔ حضرت ﷺ کی ماں نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے قصور شام نظر آئے (قصور کا معنی محلات ہے)

اخرجه احمد والبزار والطبرانی والحاکم و البیهقی قال ابن حجر صححه ابن حبان والحاکم وله طرق کثیرة

(الشمامۃ العنبریہ ص ١٠، نشر الطیب ص ٧، ٨ مشکوٰۃ ص ٥١٣)

صاحب خزائن العرفان و دیگر علماء کرام فرماتے ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا ہے اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے میلاد کا ذکر سنا ہے۔ لہٰذا آپ کا میلاد بیان کرنا آپ ﷺ کی سنت اور سننا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے (اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ آدم علیہ السلام سے پہلے تھے بشر بعد میں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ اللہ کی عطا سے غیب جانتے ہیں)

دلیل 7: وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ (ابراہیم:٥)

''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ''۔

آیت مندرجہ بالا میں اللہ کے دن وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا ہے اور پہلے گزر چکا ہے تمام نعمتوں کی روح اور جان امام الانبیاء ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے لہٰذا ان کی تشریف آوری کی یاد منانا مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوگیا۔

دن مقرر کرنا

مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ دن مقرر کر کے اس میں کوئی خاص کلام کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ حضور پر نور ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی پر عمل پیرا تھے چنانچہ احادیث میں موجود ہے کہ حضور ﷺ نے سفر کے لئے دن مقرر فرما دیا تھا سفر سے واپس گھر آنے کے لئے صبح کا وقت مقرر تھا مسجد قبا سنیچر کے دن تشریف لے جاتے قبور شہداء احد پر سالانہ تشریف لاتے تھے۔ اپنا میلاد منانے کے لئے پیر کا دن مقرر کیا ان دلیلوں سے یہ ثابت ہوا کہ نیک کاموں کی تکمیل کے لئے دن مقرر کرنا سنت خدا اور سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ مٹی کو اللہ تعالیٰ سنیچر کے دن اور پہاڑوں کو اتوار کے روز اور درختوں کو پیر کے دن، بری چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن اور جانوروں کو جمعرات کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا (مسلم ومشکوٰۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو بنانے کے لئے دن مقرر فرمائے اور مخلوق کو بھی کام کرنے کے لئے ٹائم مقرر کرنے کی راہ بھائی۔ (۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ہر سنیچر کے دن مسجد قبا میں جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ) یہ دوگانہ گھر میں یا مسجد نبوی ﷺ وغیرہ میں بھی ادا ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ عمل کسی نیک کام کو خاص جگہ اور خاص دن میں کرنے کا روشن ثبوت ہے۔

دلیل 8: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ (مریم آیت ۴۱)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى (مریم آیت ۵۱)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ (مریم آیت ۵۴)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ (مریم آیت ۵۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم

اللہ، حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ اور حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر کرو۔ جب ان کے مطلق ذکر کرنے کا حکم موجود ہے تو امام الانبیاء ﷺ کا ذکر میلاد پاک کیوں بدعت و ضلالت اور ناجائز ہوگا؟ آپ کی ایک ایک ادا کا ذکر کرنا باطریق اولیٰ جائز ہے۔

دلیل 9: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم میلاد پر سلام بھیجے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵ (مریم)

''اور سلام ہوں اس پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن انہوں نے وصال کیا اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے''۔

معلوم ہوا کہ ایام اللہ سے انبیاء کرام کی ولادت و وصال کے دن ہیں اور ان دنوں میں ان پر سلام پڑھنے ہیں اور ان کی ولادت کی خوشی منانی ہے۔ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم ولادت کا یہ حال ہے تو حضور ﷺ کے یوم میلاد کا مقام کیا ہوگا پھر اس کی خوشی کیوں نہ جائز ہوگی اور اس دن سلام کیوں نہ پڑھنا چاہیے؟

دلیل 1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے یوم ولادت کی خوشی مناتے ہوئے فرمایا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝۳۳ (مریم)

''اور مجھ پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا''۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری کے دن نہایت برکت والے ہوتے ہیں کہ ان دنوں میں ان پر سلاموں کی بارش ہوتی ہے فلہٰذا امام الانبیاء کے یوم ولادت کی خوشی کرنا اور سلام پڑھنا اور آپ کے میلاد کا ذکر کرنا قرآن کے عین مطابق ہے۔

حدیث شریف میں ہے **ذکر الانبیاء من العبادة و ذکر الصالحين كفارة۔**

ترجمہ: نبیوں و رسولوں کا ذکر کرنا یعنی ان کے میلاد کے واقعات و فضائل بیان کرنا در اصل اللہ کی عبادت ہے اور اللہ کے ولیوں کا ذکر کرنا گناہوں کا صابن ہے۔ (جامع صغیر ج ۲ ص ۲۰)

احادیث کثیرہ طیبہ میں حضور ﷺ کے میلاد کا ذکر موجود ہے جن کو ہمارے مرشد

کریم غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز نے اپنے رسالہ میلاد النبی ﷺ میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے وہاں دیکھ لیں یا پھر اپنے گھر کی کتاب الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ از نواب آف مقلد یا تھانوی صاحب کی نشر الطیب پڑھ لیں۔ مزاج شریف ٹھکانے لگ جائے گا اور اہل سنت کے دلائل کی حقیقت روشن سے روشن تر ہو جائے گی مگر کیا کیا جائے ضد، بغض، حسد اور عناد کا کہ انہوں نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے اور وہ دلائل کو دیکھنے و سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو رہے ہیں۔

دل اندھا، زبان اندھی، قلم اندھا، بیان اندھا
اندھوں کو نظر آتا ہے سارا جہاں اندھا

کتاب کے نام کے حوالے سے

تنبیہ الغبی الاعور فی میلاد النبی الانور۔

وہابی کہتے ہیں۔ میلاد منانا بدعت ہے، ضلالت ہے (فتاوی رشیدیہ وغیرہ)

(۲) سب سے پہلے اس کی ابتداء سلطان مظفر ابو سعید کوکبریٰ نے کی جو زانی اور شرابی تھا (پمفلٹ ادارہ اصلاح معاشرہ لاہور) وہ بے دین و عیاش طبع شخص تھا (پمفلٹ بدر العلوم رحیم یار خان) ایسے پمفلٹوں پر کسی محرر و رائٹر کا نام لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ جو ان کے افتراء و بہتان اور منہ بولے و قلم کے لکھے جھوٹ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ان بے سروپا پمفلٹوں کے وسیلے سے بعض شتونگڑے عوام الناس مسلمانوں میں ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو راہ حق سے ہٹانے و بہکانے کے درپئے ہوتے ہیں ان پمفلٹوں کی وجہ سے احباب نے ہم سے جواب لکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔

تنبیہ 1: اگر میلاد النبی ﷺ کے جلسے میں ذکر رسول کریم ﷺ بدعت و ضلالت ہے تو پھر تمہارے اجتماعات، کانفرنسیں، سیرت کے جلسے جلوس اور دستار بندیاں اور دیگر مذہبی، اور سیاسی تقریبات بطریق اولیٰ بدعت و ضلالت ہیں کیونکہ یہ پروگرام حضور ﷺ اور

صحابہ کرام و چاروں ائمہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ کے دور میں ہرگز نہیں تھے جبکہ ذکر میلاد ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔

تنبیہ 2: جن دیوبندی غیر مقلد مولویوں نے میلاد شریف منایا اس کو جائز قرار دیا اور اس کے منانے کا حکم دیا ہے وہ بدعتی و گمراہ ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ گمراہ نہیں تو اہلسنت مسلمانوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم پلک جھپکنے سے پہلے ان پر ضلالت و بدعت وغیرہ کا فتویٰ لگا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہو؟

تنبیہ 3: وہابیوں کے امام حافظ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے مولد رسول ﷺ یعنی میلاد رسول کریم ﷺ پر کتاب لکھی ہے اور غیر مقلدوں کے امام علامہ ابن جوزی حنبلی نے ''المیلاد النبوی'' اور نواب آف غیر مقلد نے ''الشمامۃ العنبر یہ من مولد خیر البریہ'' اور دیوبندیوں کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب نے ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' اور تھانوی دیوبندی نے ''نشر الطیب'' اور وہابیوں کے نزدیک معتبر امام حافظ ابن حجر مکی نے ''نعمۃ کبریٰ'' اور امام جلال الدین سیوطی نے ''حسن المقصد فی عمل المولد'' علامہ سید احمد مالکی مدرس مسجد حرام نے ''حول الاحتفال'' اور دیگر مستند علماء کرام نے میلاد شریف کی تعریف میں جو کتابیں و رسالے لکھے ہیں وہ حضرات گمراہ و بدعتی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تنبیہ 4: زنا ثابت کرنے کے لئے چار پرہیزگار سچ بولنے والے آنکھوں سے دیکھنے والے گواہ درکار ہوتے ہیں ورنہ تہمت باندھنے والا حد قذف کے ۸۰ کوڑے کھائے گا یہ ہے لوگوں کی علمی و اخلاقی تہذیب اور ذمہ داری، کہ سلطان ابو سعید کوکبری کو ان کے امام حافظ ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ ابن خلکان کے حوالے سے بے جرم قرار دیں یہ اس مومن پر بہتان باندھتے رہیں۔ سچ ہے کہ آئینے میں اپنا منہ نظر آتا ہے، یا بیچاری نے اپنے وارثوں پر راز فاش کر دیا ہوگا۔ اس لئے وہ آج تک

چیختے پھرتے ہیں آخر کچھ تو ہے کہ چھٹی صدی والا پندرھویں صدی تک بھی نہ بھول پایا۔

خوف خدا نہ شرم نبی　　یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تنبیہ 5: غبی۔ حکایت ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک لڑکا غبی تھا باپ نے بیٹے کو پڑھانے کے لئے بہت جتن کئے مگر بچے کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ پڑھانے والے تھک ہار کر چلے جاتے۔ ایک بڑے استاد نے بادشاہ کو کہا کہ اس بچے کو میں پڑھاتا ہوں سال کے بعد ٹیسٹ لے کر مجھے انعام دے دینا جب معاملہ طے ہوگیا تو بڑے استاد نے بچے کو کہا یہ جملہ رٹ لو میں نہ مانوں۔ بس یہی سبق ہے تمہارا چنانچہ بچے نے سال بھر میں ایک جملہ یاد کیا۔ جب امتحان کا دن آیا تو اہل علم آگئے اور سوالات شروع کئے بچہ ہر سوال کے جواب میں کہہ دیتا میں نہ مانوں۔ ہر ممتحن یہی سمجھتا کہ بڑے استاد کا شاگرد ہے شاید میرے سوال میں غلطی ہے کہ وہ تو سرے سے اس کو سچ ہی نہیں کرتا۔ بالآخر ایک ممتحن نے کہا۔ اللہ ایک ہے۔ بچے نے کہا میں نہ مانوں اس نے کہا حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں بچے نے کہا میں نہ مانوں۔ اس نے کہا یہ بادشاہ تیرا باپ ہے۔ بچے نے کہا میں نہ مانوں بچے کے برجستہ جواب سن کر سب نے قہقہے لگائے اور مسئلہ صاف ہوگیا۔ یہی پوزیشن منکر میلاد کی ہے کہ جس جشن کو اس کے رہبر مناتے رہے اس کے جواز کے فتوے دیتے رہے اور اس کی شیرینی کھاتے رہے آج ان کی معنوی ذریت اس کو حرام حرام کہہ کر آبھی جاتی ہے اور کھا بھی جاتی ہے۔ الا ماشاءاللہ

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا نام جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تنبیہ 6: اعور، کانا، احول، بھینگا، مثنوی مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بہت مشہور ہے کہ استاد نے احول وعور کو کہا۔ آئینہ لے آؤ اس نے کہا دو آئینے پڑے ہیں کون سا لے آؤں فرمایا ایک توڑ دے پھر جو بچے اسے لے آ۔ اس نے آئینہ توڑ دیا اور کہنے لگا استاد جی دوسرا شیشہ نظر نہیں آتا۔ فرمایا دوسرا کہاں تھا۔ تھا تو وہی ایک جسے تو نے توڑ دیا ہے تیری نظر

کے قصور سے تجھے دو نظر آرہے تھے جن لوگوں کو ذکر میلاد پاک کا جلسہ ناجائز نظر آئے اور اپنے جلسے جلوس جائز لگیں تو یہ ان کی نظر کا قصور ہے ذکر رسول کریم ﷺ کے مقدس جلسے و تقریب اور اس کے منانے والوں کا کوئی قصور نہیں۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

تنبیہ 7: ذکر میلاد کے دشمن سے پوچھو۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میلاد پاک کا جلسہ کرنے وجلوس نکالنے اور خوشی کا اظہار کرنے سے منع کیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ فرماتا ہے۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴿۲۱۵﴾ — وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴿۱۵۸﴾۔ یعنی اچھے کام کیا کرو ان کا ثواب ملے گا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہم نے میلاد منایا ہے (کمامر) تابعین، چاروں امام ومتبعین اور محدثین ومفسرین سبھی ذکر میلاد کرتے و سنتے آئے ہیں اور اپنے اپنے طریقے کے مطابق اس کو مناتے رہے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ و رسول کریم ﷺ وصحابہ کرام وآل اطہار و اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے ماننے والے اس ذکر پاک کے انعقاد سے کبھی منہ نہ موڑیں گے غیر مقلدوں کے ابن جوزی فرماتے ہیں میلاد منانے والے سارا سال امن وامان میں رہتے ہیں اور رحمتوں وبرکتوں کا ان پر نزول ہوتا ہے۔ (المیلاد النبوی)

پھر اس کو روکنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام وآل اطہار اور چاروں اماموں اور سلف الصالحین رضی اللہ عنہم اور مسلمانوں کا دشمن تو ہوسکتا ہے۔ اہل اسلام کا خیر خواہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

تنبیہ 8: حضرت الشیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ جن کو دیوبندیوں اور غیر مقلدوں نے اپنا مقتدا وپیشوا تسلیم کیا ہے وہ بارگاہ الوہیت میں عرض کرتے ہیں۔

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں...... البتہ ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور یہ۔

ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی، انکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا ہوں اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اس لئے اے ارحم الرحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوسکتی۔ (اخبار الاخیار اردو ص ٦٢۴)

محقق زمانہ حضرت شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی کی مندرجہ بالا دعا سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ (١) دورد سلام (٢) محفل میلاد، یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت مقبول ومحبوب ہیں: بخاری شریف ج ٢ ص ٧٦۴ میں ہے کہ ابولہب کافر کو مرنے کے بعد پینے کا پانی ملتا تھا اس نے کہا لعتاقتی ثویبہ۔ کہ میں نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ پانی اس کا صلہ ہے۔ یعنی میلاد کی خوشی میں کافر شریک ہو جائے تو اسے بھی فائدہ پہنچے گا اوچشریف میں ایک ہندو میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں جلسہ سے متاثر ہو کر پکا مسلمان بن گیا اور اس کا اسلامی نام فیض رسول ہے۔ ملتان میں روزنامہ خبریں کے دفتر کا عیسائی میلاد النبی ﷺ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا ہے۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولی کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں گے عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں — چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں — ذکر آیات ولادت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام — جان کافر پر قیامت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا — یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

بیان میلاد النبی ﷺ کیلئے احادیث طیبہ

(١) پانچ نعمتیں جو صرف آپ کو ملی ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملی تھیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک رعب سے میری مدد کی گئی (٢) ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک قرار دی گئی۔ میرا امتی جس جگہ چاہے نماز پڑھ لے (٣) غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں، پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں (۴) مجھے شفاعت دے دی گئی ہے (۵) ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا لیکن مجھے تمام انسانوں کے لئے بھیجا گیا۔ (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ)

(٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع گفتگو عطا فرمائی گئی رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ ساری زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں (تو میں نے انہیں اپنے ہاتھ میں رکھ لیا) اور وہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ (بخاری ومسلم ومشکوٰۃ)

(٣) چھ انعام۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی ہے تو میں اس کی مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ رہا ہوں (٢) عنقریب میری امت پہنچے گی اس ملک تک جو میرے لئے سمیٹا گیا ہے (٣) اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے ہیں یعنی سرخ وسفید (۴) میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ انہیں (میری امت کو) عام قحط سے ہلاک نہ کرے (۵) دشمنوں کو ان پر پورا غلبہ نہ دے (٦) انہیں جڑ سے نہ اکھاڑ ڈالے۔ (مسلم ومشکوٰۃ)

(۴) حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ کے استفسار پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ انہیں توراۃ سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو اوصاف وفضائل سناتے وہ یہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم قرآن مجید کی طرح توراۃ میں بھی آپ کی شانیں موجود ہیں، یعنی

اے غیب کی خبریں دینے والے بے شک ہم نے آپ کو بھیجا نگہبان، حاضر و ناظر بنا کر، خوشخبری دینے، والا ڈر سنانے والا، امیوں کی جائے پناہ بنا کر۔ آپ میرے عبد ہیں اور میرے رسول ہیں آپ کا نام متوکل بھی ہے آپ غلط عادت والے، سخت گیر بازاروں میں چلانے والے نہیں۔ اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں۔ بلکہ درگزر اور معاف کر دینے والے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ اس وقت نہ اٹھائے گا جب تک کہ آپ ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دیں اور وہ کہنے لگے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ کھول دیں گے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں کے پردے پڑے ہوئے دلوں کو۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اچانک آپ ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنالیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنالیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلمہ، روح بنالیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا صفی بنالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سن لی ہے تعجب کی ضرورت نہیں وہ بالکل ایسے ہی تھے۔ لیکن سنو۔ انا حبیب اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں قیامت کے دن لواء الحمد میں اٹھاؤں گا آدم علیہ السلام سے لے کر ساری انبیاء اس کے نیچے ہوں گے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت میں کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی، سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل کر دے گا فقراء مومنین میرے ساتھ ہوں گے سارے اگلے پچھلے لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک میں بڑی عزت والا ہوں۔ (ترمذی دارمی، مشکوٰۃ)

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو انبیاء کرام پر فضیلت بخشی ہے اور آسمان والوں پر بھی۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے اور جو ان میں سے کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو ہم اسے بدلے میں جہنم دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں

(۲۱-۲۹) اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے فرمایا بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے تمہارے اگلوں و پچھلوں کے گناہ معاف فرما دے (۴۸-۲) لوگوں نے پوچھا انبیاء پر فضیلت کی کیا دلیل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان میں تا کہ وہ ان کے لئے بیان کر دے۔ پس اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہے (۱۴-۴) اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے فرماتا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر تمام انسانوں کے لئے (۳۴-۲۸) پس آپ کو جنوں اور انسانوں کا رسول ﷺ بنایا ہے۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

چھ نعمتیں جو آپ کے بغیر کسی کو نہ ملیں

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع گفتگو عطا فرمائی گئی (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں (۴) زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنادی گئی (۵) مجھے ساری مخلوق کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) میرے ساتھ نبیوں کا آنا ختم کر دیا گیا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

ارسلت الی الخلق کافۃ (مسلم شریف ج۱ ص ۱۹۹) کے تحت ائمہ دین اور محققین علماء نے فرمایا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتدا سے لے کر انتہا تک تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور حضور ﷺ کے لئے فرمایا: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (ترجمہ) اور آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

عالمین اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے محتاج ہیں تو وہی عالمین رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت کے محتاج ہیں۔ اس لئے آپ کی ولادت باسعادت کے وقت ساری کائنات نے عید میلاد النبی ﷺ کو منایا ہے۔ (کما مر)

(۸) آپ کی ولادت والی رات ام عثمان نے دیکھا کہ ہر چیز منور و روشن نظر آ رہی ہے تارے قریب آ گئے۔ سرکار ﷺ جب تشریف لائے تو حضرت آمنہ سے ایک نور ظاہر ہوا جس کی وجہ سے تمام گھر روشن ہو گیا۔ (ملخصا، خصائص کبریٰ ج۱ ص ۴۵ والبدایہ والنہایہ ج۲)(۹) آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا

(تاریخ حبیب الٰہ وفتاویٰ رشیدیہ)

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

امام عبدالرزاق، امام معمر سے وہ امام محمد بن منکدر سے وہ حضرت جابر عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تیرے نبی کا نور ہے۔ اے جابر جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھر اس میں ہر بھلائی پیدا کر دی، اور ہر چیز اس نور کے بعد بنائی اور جب اس نور کو پیدا کیا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب میں رکھا پھر اس نور سے عرش و کرسی اور حاملین عرش و خزنۃ الکرسی کو بنایا، پھر اس نور کو بارہ ہزار سال تک مقام حب میں رکھا پھر اس سے قلم لوح اور جنت کو بنایا پھر اسے بارہ ہزار سال تک مقام خوف میں رکھا پھر اس سے ملائکہ اور سورج و چاند تارے بنائے پھر اس نور کو بارہ ہزار سال تک مقام رجاء میں رکھا اور اس سے عقل، علم و حکمت اور عصمت و توفیق کو بنایا پھر اس نور کو بارہ ہزار سال تک مقام حیا میں رکھ کر اسے اپنی نظر رحمت سے سرفراز کیا تو اس نور کو پسینہ آ گیا اور اس سے (کم و بیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرے سے انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کی روحوں کو پیدا فرمایا۔ انبیاء کی روحوں نے سانس لی اللہ تعالیٰ نے ان کی انفاس قدسیہ سے ولیوں، شہیدوں، سعیدوں اور قیامت تک آنے والے فرمانبردار لوگوں کو بنایا۔ پس عرش و کرسی، کروبی، روحانی، فرشتے، بہشت اور اس کی نعمتیں، ساتوں آسمانوں کے فرشتے، سورج، چاند تارے، علم و حکمت عقل و توفیق، نبیوں و رسولوں کی روحیں، شہید سعید، صالحین میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار حجاب پیدا فرمائے اور اللہ عزوجل نے میرے نور کو ہر حجاب میں ہزار برس تک رکھا، وہ مقام عبودیت و سکینت و صبر و صدق اور یقین ہے۔ اس نور کو اللہ پاک نے ہر حجاب میں ہزار سال تک غوطہ دیا، جب اللہ تعالیٰ نے اس نور کو حجابات سے نکالا تو اسے زمین کی طرف روانہ فرمایا اس نور نے مشرق سے مغرب تک ساری زمین کو اس طرح روشن کر دیا جس طرح اندھیری

رات کو چراغ روشن کر دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے زمین سے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا تو اس نور کو جبین آدم میں سجا دیا پھر اسے شیث (علیہ السلام) کی طرف منتقل کیا، وہ نور مبارک پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف اور طیب رحموں سے طاہر پشتوں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (حضرت) عبداللہ بن (حضرت) عبدالمطلب کی صلب (پاک) میں پہنچا دیا اور ان سے میری والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب (رضی اللہ عنہم) کے شکم اطہر میں آیا پھر اللہ پاک نے مجھے دنیا میں ظاہر فرمایا اور مجھے سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین اور قائد غرالمحجلین (یعنی جن کے ہاتھ پاؤں اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی) ان کا قائد بنا کر بھیجا۔ اے جابر تیرے نبی کی خلقت کی ابتدا اس طرح ہوئی ہے۔

(خلاصہ ترجمہ از الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف ص ۶۲ تا ص ۶۶۔ امام عبدالرزاق)

مندرجہ بالا حدیث اور نورانیت و اولیت مصطفیٰ ﷺ دیگر حدیثوں کو دیکھ کر، غیر مقلدوں، اہلحدیثوں کے نواب کو لکھنا پڑا۔

بداء اللّٰہ الخلق بالنور المحمدی ثم بالمآء ثم خلق العرش علی المآء ثم خلق الریح ثم خلق النون والقلم واللوح ثم خلق العقل فالنور المحمدی مادۃ اولیۃ لخلق السموات والارض وما فیھا۔

(ہدیۃ المہدی حصہ اول ص ۵۶، از نواب وحید الزماں غیر مقلد)

''یعنی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا آغاز نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا، پھر پانی پھر عرش کو پانی پر پھر ہوا پھر دوات قلم ولوح پھر عقل کو پیدا کیا۔ پس نور محمد ﷺ زمینوں وآسمانوں اور مافیھا کی پیدائش کا مرکز اول ہے''۔

اللہ تعالیٰ وہابیوں، غیر مقلدوں کو اس عقیدے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسلمانو! آپ نے دیکھ لیا ہے کہ جماعت اہل سنت کے عقیدوں و مسلکوں کی تائید و تصدیق دیوبندیوں و غیر مقلدوں کے گھر سے ہو گئی ہے۔

نذرانہ عقیدت

قرآن مجید میں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ارشاد ہوا خالق کائنات نے یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور وَالضُّحٰى وَالَّیْلِ بھی کہا اور قرآن میں و تعزروہ وتوقروہ ارشاد فرما کر یہ بھی حکم دیا کہ میرے محبوب ﷺ کی بڑھ چڑھ کر تعظیم کرو اور تعریف کرو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ علامہ بوصیری اور خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر سراج احمد سعیدی تک سب عاشقان رسول ﷺ اپنے اپنے اطوار اور اپنے اپنے انداز سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت کے پھول پیش کرتے ہوئے حکم خدا کی بجا آوری میں پیش پیش نظر آتے ہیں زیر نظر رسالہ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں بھی اس سلسلے کی کوشش اور ایک کڑی ہے جس ذات والاصفات ﷺ کا مداح خواں خود خدا ہو، اس کی تعریف میں کتاب زیست کے تمام اوراق رقم کر دیے جائیں تب بھی مدحت سرائی کا حق ادا نہیں ہوتا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دست بستہ التجا اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ عقیدتوں اور محبتوں کے نذرانے قبول فرما لے اگر قبولیت کا اشارہ مل گیا تو سمجھ لیں کہ دونوں جہاں سنور گئے اور اگر قبولیت کے اشارے میں ذرہ برابر بھی کمی نظر آئے تو (بظاہر کوئی شخص اپنے آپ کو سلطان العالم اور شیخ العرب والعجم کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ کیوں نہ کہلوائے) سمجھ لیں کچھ نہیں۔

ہمارے مرشد حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے کہ

جے یار فرید قبول کرے   سرکار دی تو سلطان دی توں
نہ کہتر کمتر احقر ادنیٰ   لاشئے لا امکان دی توں

خاکپائے غلامان محمد ﷺ
ظہور احمد دھریجہ
جھوک سرائیکی ملتان